چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ یک شنبہ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء بمطابق ۱۳ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	
۲	وقفہ سوالات۔	
۳	مسٹر محمد صادق عمرانی ایم پی اے کی گرفتاری منجانب: ڈی سی جعفرآباد)	
	رخصت کی درخواستیں	
۴	تحریک التوائے: (i) منجانب: مسٹر بشیر مسیح بہ سلسلہ: مولانا نور محمد وزیر بلدیات کی طرف سے روزنامہ جنگ اور مشرق میں عیسائی مشنری اداروں کے خلاف بیان (مسترد کردی گئی) (ii) سردار ثناء اللہ زہری کی زہری سے عوام کے خلاف لشکر کشی (مسترد کردی گئی)	
۵	میر عبدالمجید بزنجو، وزیر مال اور چیئرمین مجلس قائمہ کی جانب سے مجلس قائمہ برائے صنعت، محنت و تعلیم و صحت اور لوکل گورنمنٹ کے مسودات قانون کی بابت رپورٹ کا پیش کیا جانا	

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا دسواں اجلاس

زیر صدارت

ڈپٹی اسپیکر، جناب عنایت اللہ خان بازئی گیارہ بجکر تیس منٹ قبل دوپہر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

از

مولوی عبدالمتین آخوندزادہ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ
لّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝
ذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ
صَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ
اللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ هُوَ
لَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ
وٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي
الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا ۔

ہیں) وہ (مثالیں سُن کر اُن کی دانائی میں غور کرتے ہیں، اور) جان لیتے ہیں کہ یہ جو کچھ ہے ان کے پروردگار کی طرف سے ہے۔ لیکن جن لوگوں نے انکارِ حق کی راہ اختیار کی ہے، تو وہ (جہل اور کج فہمی سے حقیقت نہیں پا سکتے۔ وہ) کہتے ہیں۔ بھلا ایسی مثال بیان کرنے سے اللہ کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟ بس کہتے ہی انسان ہیں جن کے حصّے میں اس سے گمراہی آئے گی۔ اور کتنے ہی ہیں! جن پہ اس (کی سمجھ بوجھ سے) راہ (سعادت) کھل جائے گی۔ اور (خدا کا قانون یہ ہے) وہ گمراہ نہیں کرتا مگر انہی لوگوں کو جو (ہدایت کی تمام حدیں توڑ کر) فاسق ہو گئے ہیں۔

(فاسق کون ہیں؟ فاسق وہ ہیں) جو احکام الٰہی کی اطاعت کا عہد کر کے پھر اسے توڑ ڈالتے ہیں، جن رشتوں کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے، ان کے کاٹنے میں بے باک ہیں۔ اور اپنی بدعملیوں اور سرکشیوں سے) ملک میں فساد پھیلاتے ہیں، سو (جن لوگوں کی شقاوتوں کا یہ حال ہے، وہ ہمیشہ گمراہی کی چال ہی چلیں گے۔ اور فی الحقیقت) یہی لوگ ہیں، جن کے لیے سرتاسر نامرادی اور نقصان ہے۔

آخرت کی زندگی، اور پہلی پیدائش سے دوسری پیدائش پر استدلال

اے افرادِ نسلِ انسانی!) تم کس طرح اللہ سے (اور اور اس کی عبادت سے انکار کر سکتے ہو، جبکہ حالت یہ ہے کہ تمہارا وجود نہ تھا، اس نے زندگی بخشی، پھر وہی ہے جو زندگی کے بعد تمہاری موت کرتا ہے اور موت کے بعد دوبارہ زندگی بخشے گا، اور بالآخر تم سب کو اُسی کے حضور لوٹنا ہے!

اس کی مخلوقات میں نوع انسانی کی برتری اور مخلوقات ارضی اس لیے ہونا تاکہ انسان انہیں اپنے کام میں لائے۔

(اور دیکھو) یہ اسی (پروردگار) کی کارفرمائی ہے کہ اس نے زمین کی ساری چیزیں تمہارے لیے پیدا کیں (تاکہ جس طرح چاہو ان سے کام لو)، پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا، اور سات آسمان درست کر دیئے (جن سے طرح طرح کے فوائد تمہیں حاصل ہوتے ہیں) اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے!

ان کا زمین میں خدا کا خلیفہ ہونا، نوع انسانی کی معنوی آدم کا ظہور، اور قوموں کی ہدایت و ضلالت کی ابتداء

اور اے پیغمبر، اس حقیقت پر غور کرو) جب ایسا ہوا تھا کہ تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔" فرشتوں نے عرض کیا "کیا ایسی ہستی کو خلیفہ بنایا جا رہا ہے جو زمین میں خرابی پھیلائے گی اور خونریزی کرے گی؟

جناب ڈپٹی اسپیکر :-

پہلا سوال میر محمد ہاشم شاہوانی کا ہے۔

***١١٣۔ میر محمد ہاشم شاہوانی :-** (میر جان محمد جمالی نے دریافت کیا)

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ بجٹ اجلاس کے دوران حکومت نے صوبہ کے دور دراز علاقوں میں آبنوشی کی سہولیات ترجیحی بنیاد پر فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ ٦ ماہ گزرنے کے باوجود صوبہ کے دور دراز علاقوں کو ابتک آبنوشی کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے کوئی اقدام نہیں اٹھایا گیا ہے؟

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب نفی میں ہے تو ان دیہاتوں کی ضلع وار تفصیل دیجائے۔

مولانا عبدالسلام وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ :-

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(الف) یہ درست ہے کہ گذشتہ بجٹ اجلاس کے دوران حکومت نے صوبہ کے دور

دراز علاقوں میں ترجیحی بنیاد پر آبنوشی کی سہولیات فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ حکومت نے دور دراز علاقوں کو اب تک آبنوشی کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے ترجیحی بنیاد پر ضروری اقدام کئے ہیں اور مالی سال ۸۹-۱۹۸۸ء میں مجموعی طور پر ۱۶۹ اسکیموں پر کام جاری رہا ہے۔

(ج) مالی سال ۸۹-۱۹۸۸ء کی آبنوشی کی اسکیمات کی ضلع وار تفصیل ذیل ہے۔

نمبر شمار	اسکیم کا نام	تجزیہ	تخمینہ	ماہ جون ۱۹۸۹ تک خرچہ	فیصد	فنڈز کی دستیابی: زر اصل	آمدنی	میزان	زرمبادلہ: ملکی وسائل	غیر ملکی وسائل	میزان
	ضلع پشین										
	زیر تکمیل سکیمات / نئی سکیمات										
۱۸۴	واٹر سپلائی سکیم حرمزئی (پشین)	منظور شدہ	۱۵,۲۵,۰۰۰/-	۵,۰۰,۰۰۰/-	۳۳	۱۰,۲۵,۰۰۰/-	//	۱۰,۲۵,۰۰۰/-	-	-	-
۱۸۵	// // برشور بازار اور نواحی دیہات پشین	//	۲۵,۱۴,۰۰۰/-	۱۰,۰۰,۰۰۰/-	۴۰	۱۵,۱۴,۰۰۰/-	//	۱۵,۱۴,۰۰۰/-	.	-	-
۱۸۶	// // کلی غوث، کلی زارق، اور کلی کربلا (پشین)	//	۱۵,۲۰,۰۰۰/-	۱۰,۰۰,۰۰۰/-	۶۶	۵,۲۰,۰۰۰/-	-	۵,۲۰,۰۰۰/-	-	-	-
۱۸۷	// // کلی سیم زئی (نئی جگہ)	//	۱۹,۵۰,۰۰۰	۲,۵۰,۰۰۰/-	۱۳	۱۷,۰۰,۰۰۰/-	-	۱۷,۰۰,۰۰۰/-	-	-	-
۱۸۸	// // کلی بتاؤ بیازئی	//	۱۴,۰۰,۰۰۰/-	۵,۰۰,۰۰۰/-	۳۶	۹,۰۰,۰۰۰/-	-	۹,۰۰,۰۰۰/-	-	-	-
۱۸۹	// // کلی بٹے زئی اور نواحی دیہات	//	۲۲,۳۴,۰۰۰/-	۱۰,۰۰,۰۰۰/-	۴۵	۱۲,۳۴,۰۰۰/-	-	۱۲,۳۴,۰۰۰/-	-	-	-
۱۹۰	// // کلی مغتیان	//	۹,۳۰,۰۰۰/-	۲,۵۰,۰۰۰/-	۲۷	۶,۸۰,۰۰۰/-	-	۶,۸۰,۰۰۰/-	-	-	-
۱۹۱	// // چار گل (چمن پشین)	//	۱۳,۲۰,۰۰۰/-	۵,۰۰,۰۰۰/-	۳۸	۸,۲۰,۰۰۰/-	-	۸,۲۰,۰۰۰/-			
۱۹۲	**ضلع لورالائی**										
	زیر تکمیل سکیمات / نئی سکیمات										
۱۹۲	واٹر سپلائی سکیم مختر	//	۵۳,۲۰,۰۰۰/-	۵,۰۰,۰۰۰/-	۹	[illegible]	-	[illegible]	.	-	-
۱۹۳	// // رکھنی نواحی دیہات	//	۲۲,۰۰,۰۰۰/-	۵,۷۰,۰۰۰/-	۲۶	۱۶,۳۰,۰۰۰/-	-	۱۶,۳۰,۰۰۰/-	-	-	-

۱۹۴	واٹر سپلائی سکیم اندار پور دیہات	منظور شدہ	۱۶۸۰۰۰۰/-	۵,۰۰,۰۰۰/-	۳۰	۱۱,۸۰,۰۰۰/-	-	۱۱,۸۰,۰۰۰/-	-	-	-
۱۹۵	〃 〃 کندھی	〃	۱۵,۴۰,۰۰۰/-	۵,۰۰,۰۰۰/-	۳۲	۱۰,۴۰,۰۰۰/-	-	۱۰,۴۰,۰۰۰/-	-	-	-
۱۹۶	〃 〃 میشانی	〃	۱۳,۷۵,۰۰۰/-	۵,۰۰,۰۰۰/-	۳۶	۸,۷۵,۰۰۰/-	-	۸,۷۵,۰۰۰/-	-	-	-
۱۹۷	〃 〃 اچ سلام	〃	۹,۳۰,۰۰۰/-	۲,۵۰,۰۰۰/-	۲۷	۶,۸۰,۰۰۰/-	-	۶,۸۰,۰۰۰/-	-	-	-
۱۹۸	〃 〃 درگ	〃	۲۱,۲۰,۰۰۰/-	۲,۰۰,۰۰۰/-	۹	۱۹,۲۰,۰۰۰/-	-	۱۹,۲۰,۰۰۰/-			
۱۹۹	〃 〃 کرقنہ	〃	۱۱,۳۸,۰۰۰/-	۵,۰۰,۰۰۰/-	۴۴	۶,۳۸,۰۰۰/-	-	۶,۳۸,۰۰۰/-	-	-	-
۲۰۰	〃 〃 دیہا گرباز کھان	〃	۱۰,۰۰,۰۰۰/-	۵,۰۰,۰۰۰/-	۵۰	۵,۰۰,۰۰۰/-	-	۵,۰۰,۰۰۰/-	-	-	-
۲۰۱	〃 〃 کر لولائی	〃	۱۶,۵۰,۰۰۰/-	۸,۰۰,۰۰۰/-		۸,۵۰,۰۰۰/-	-	۸,۵۰,۰۰۰/-	-	-	-
	ضلع ژوب										
	زیر تکمیل سکیمات / نئی سکیمات										
۲۰۲	واٹر سپلائی سکیم ژوب کی توسیع	〃	۳۵,۰۰,۰۰۰/-	۳,۲۰,۰۰۰/-	۹۱	۳۲,۰۰,۰۰۰/-	-	۳۰,۰۰,۰۰۰/-	-	-	-
۲۰۳	〃 چمن زئی توسیع	〃	۱۹,۸۰,۰۰۰/-	۱۴,۷۰,۰۰۰/-	۷۴	۵,۰۰,۰۰۰/-	-	۵,۰۰,۰۰۰/-	-	-	-
	ضلع قلعہ سیف اللہ										
	زیر تکمیل سکیمات / نئی سکیمات										
۲۰۴	واٹر سپلائی سکیم کچھ ملازئی	〃	۱۱,۵۰,۰۰۰/-	۵,۰۰,۰۰۰/-	۴۴	۶,۳۵,۰۰۰/-	-	۶,۲۵,۰۰۰/-			

۲۰۵	واٹر سپلائی سکیم	قلعہ سیف اللہ	منظور شدہ	۱۱،۳۸۰،۰۰۰/-	۵،۰۰۰،۰۰۰/-	۴۴	۶،۳۸۰،۰۰۰/-	-	۶،۳۸۰،۰۰۰/-	۰۰	-
۲۰۶	"	" مسلم باغ کی توسیع	"	۲۶،۹۶۰،۰۰۰/-	۵،۹۱۳،۰۰۰/-	۲۱	۲۱،۰۴۷،۰۰۰/-	-	۲۱،۰۴۷،۰۰۰/-	- -	-
۲۰۷	"	" غزنی کی توسیع	"	۱۰،۰۰۰،۰۰۰/-	—	۵	۵،۰۰۰،۰۰۰/-	-	۵،۰۰۰،۰۰۰/-	- -	-
۲۰۸	"	" انمبی مسلم باغ	"	۱۰،۰۰۰،۰۰۰/-	—	۵	۵،۰۰۰،۰۰۰/-	-	۵،۰۰۰،۰۰۰/-	- -	-
۲۰۹	"	" دولت زئی قلعہ سیف	"	۱۴،۰۰۰،۰۰۰/-	—	۵	۵،۰۰۰،۰۰۰/-	-	۵،۰۰۰،۰۰۰/-	- -	-
۲۱۰	"	" بڑوزئی "	"	۲۰،۰۰۰،۰۰۰/-	—	۵	۵،۰۰۰،۰۰۰/-	-	۵،۰۰۰،۰۰۰/-	- -	-
۲۱۱	"	" مستونگ کی توسیع	"	۱،۸۰،۰۰۰،۰۰۰/-	۱،۱۰،۰۰۰،۰۰۰/-	۶۱	۷۰،۰۰۰،۰۰۰/-	-	۷۰،۰۰۰،۰۰۰/-	- -	-
۲۱۲	"	" کانک	"	۱۹،۳۰،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۵۲	۹،۳۰،۰۰۰/-	-	۹،۳۰،۰۰۰/-	- -	-
۲۱۳	"	" شیخ واصل	"	۹،۶۰،۰۰۰/-	۲،۵۰،۰۰۰/-	۲۶	۷،۱۰،۰۰۰/-	-	۷،۱۰،۰۰۰/-	-	-
۲۱۴	"	" صدر کش	"	۱۹،۴۰،۰۰۰/-	۲،۵۰،۰۰۰/-	۱۳	۱۶،۹۰،۰۰۰/-	-	۱۶،۹۰،۰۰۰/-	-	-
۲۱۵	"	" کوہک	"	۶۰،۰۰،۰۰۰/-	۲،۵۰،۰۰۰/-	۴	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	-	-
۲۱۶	"	" بران جیو	"	۱۴،۶۰،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۶۸	۴،۶۰،۰۰۰/-	-	۴،۶۰،۰۰۰/-	-	-
۲۱۷	"	" بیری (ای اینڈ آئی)	"	۱۳،۸۵،۰۰۰/-	۲،۵۰،۰۰۰/-	۱۸	۱۱،۳۵،۰۰۰/-	-	۱۱،۳۵،۰۰۰/-	-	-
۲۱۸	"	" کلی پیند خان	"	۱۷،۵۰،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۵۷	۷،۵۰،۰۰۰/-	-	۷،۵۰،۰۰۰/-	-	-
۲۱۹	"	" سوراب	"	۱۵،۰۰،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۶۷	۵،۰۰،۰۰۰/-	-	۵،۰۰،۰۰۰/-	-	-
۲۲۰	"	" کولپور	"	۲۲،۱۵،۰۰۰/-	۱۵،۰۰،۰۰۰/-	۶۸	۷،۱۵،۰۰۰/-	-	۷،۱۵،۰۰۰/-	-	-

	ضلع خاران زیر تکمیل سپلائی / نئی سکیمات										
۲۲۱	واٹر سپلائی سکیم بیسمہ کی توسیع	منظور شدہ	۱۸،۱۰،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۵۵	۸،۱۰،۰۰۰/-	-	۸،۱۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۲۲	〃 〃 کوہک	〃	۲۰،۰۰،۰۰۰/-	۷،۵۰،۰۰۰/-	۳۸	۱۲،۵۰،۰۰۰/-	-	۱۲،۵۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۲۳	〃 〃 یادریان ۱۹۸۰-۱۹۸۷	〃	۲۲،۰۳،۰۰۰/-	۷،۵۰،۰۰۰/-	۳۳	۱۵،۳۰،۰۰۰/-	-	۱۵،۳۰،۰۰۰/-		-	-
۲۲۴	〃 〃 خاران شہری توسیع ایم پی سکیم	〃	۷۲،۰۰،۰۰۰/-	۴۲،۰۰،۰۰۰/-	۵۸	۳۰،۰۰،۰۰۰/-	-	۳۰،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۲۵	〃 〃 ماشکیل	〃	۱۳،۹۰،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۷۲	۳،۹۰،۰۰۰/-	-	۳،۹۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۲۶	〃 〃 ماچھی	〃	۱۵،۵۰،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۶۵	۵،۵۰،۰۰۰/-	-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۲۷	〃 〃 ساروان	〃	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	-	۵	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۲۸	〃 〃 خاران	〃	۷۲،۰۰،۰۰۰/-	۵۲،۰۰،۰۰۰/-	۵	۵۲،۰۰،۰۰۰/-	-	۵۲،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-
	ضلع خضدار زیر تکمیل سکیمات / نئی سکیمات										
۲۲۹	واٹر سپلائی سکیم خضدار کی توسیع	〃	۱۹،۲۰،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۵۲	۹،۲۰،۰۰۰/-	-	۹،۲۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۳۰	〃 〃 زناچ	〃	۱۶،۰۰،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۶۲	۶،۰۰،۰۰۰/-	-	۶،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۳۱	〃 〃 مزار لنگی خضدار	〃	۱۵،۶۰،۰۰۰/-	۵،۰۰،۰۰۰/-	۳۳	۱۰،۶۰،۰۰۰/-	-	۱۰،۶۰،۰۰۰/-	-	-	-

	ضلع لسبیلہ										
	زیر تکمیل سکیمات / نئی سکیمات										
۲۳۲	واٹر سپلائی سکیم معیانی ڈیم کی توسیع	منظور شدہ	۳۷,۵۰,۰۰۰/-	۱۵,۰۰,۰۰۰/-	۴۰	۲۲,۵۰,۰۰۰/-	-	۲۲,۵۰,۰۰۰/-	-	-	-
۲۳۳	// // ماشمانی نوتانی اور مجموعہ دیہات	//	۲۶,۰۰,۰۰۰/-	۱۰,۰۰,۰۰۰/-	۳۸	۱۶,۰۰,۰۰۰/-	-	۱۶,۰۰,۰۰۰/-	-	-	-
۲۳۴	// // حاجی شیر محمد	//	۴۶,۵۰,۰۰۰/-	۱۰,۰۰,۰۰۰/-	۲۲	۲۰,۰۰,۰۰۰/-	-	۲۰,۰۰,۰۰۰/-	-	-	-
۲۳۵	// // بیلہ توسیع	//	۳۹,۰۰,۰۰۰/-	۲۳,۰۰,۰۰۰/-	-	۱۶,۰۰,۰۰۰/-	-	۱۶,۰۰,۰۰۰/-	-	-	-
	ضلع پنجگور										
	زیر تکمیل سکیمات / نئی سکیمات										
۲۳۶	واٹر سپلائی اسکیم گورمکان	//	۲۰,۲۳,۰۰۰/-	۱۵,۰۰,۰۰۰/-	۳۷	۱۵,۰۰,۰۰۰/-	-	۱۵,۰۰,۰۰۰/-	-	-	-
۲۳۷	// // مرکنٹائل	//	۲۰,۰۰,۰۰۰/-	۵,۹۳,۰۰۰/-	۳۰	۱۴,۰۷,۰۰۰/-	-	۱۴,۰۷,۰۰۰/-	-	-	-
۲۳۸	// // پنجگور کی توسیع	//	۱۶,۷۰,۰۰۰/-	۱۰,۰۰,۰۰۰/-	۶۰	۶,۷۰,۰۰۰/-	-	۶,۷۰,۰۰۰/-	-	-	-
						۱۸,۶۵,۰۰۰/-	-	۱۸,۶۵,۰۰۰/-	-	-	-
	ضلع تربت										
	زیر تکمیل سکیمات / نئی سکیمات										
۲۳۹	واٹر سپلائی سکیم مشرقی تربت	//	۲۳,۶۵,۰۰۰/-	۲۱,۵۰,۰۰۰/-		۱۸,۶۵,۰۰۰/-	-	۱۸,۶۵,۰۰۰/-	-	-	-
۲۴۰	// // تربت کی توسیع	//	۲۱,۰۰,۰۰۰/-	۱۰,۰۰,۰۰۰/-	۴۸	۱۱,۰۰,۰۰۰/-	-	۱۱,۰۰,۰۰۰/-	-	-	-
۲۴۱	// // آبسر	//	۱۱,۵۵,۰۰۰/-	۵,۰۰,۰۰۰/-	۴۳	۶,۵۵,۰۰۰/-	-	۶,۵۵,۰۰۰/-	-	-	-

۲۴۲	واٹر سپلائی اسکیم سولے آباد	منظور شدہ	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۵،۰۰،۰۰۰/-	۵۰	۵،۰۰،۰۰۰/-	-	۵،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۴۳	〃 〃 ناگ تبالو	〃	۹،۵۰،۰۰۰/-	۵،۰۰،۰۰۰/-	۵۳	۴،۵۰،۰۰۰/-	-	۴،۵۰،۰۰۰/-	-	-	-
	ضلع گوادر										
	زیر تکمیل سکیمات / نئی سکیمات										
۲۴۴	واٹر سپلائی سکیم نلانت	〃	۱۲،۴۰،۰۰۰/-	۵،۰۰،۰۰۰/-	۴۰	۷،۴۰،۰۰۰/-	-	۷،۴۰،۰۰۰/-	-	-	
۲۴۵	〃 〃 پسنی تا گوادر کی توسیع	〃	۲۹،۰۳،۰۰۰/-	۱۰،۰۰۰/-	۳۴	۱۹،۰۳،۰۰۰/-	-	۱۹،۰۳،۰۰۰/-	-	-	-
۲۴۶	〃 〃 اماڑہ	〃	۴۰،۰۰،۰۰۰/-	۳۰،۰۰،۰۰۰/-		۱۰،۰۰،۰۰۰/-	-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-
	ضلع زیارت										
	زیر تکمیل سکیمات / نئی سکیمات										
۲۴۷	واٹر سپلائی سکیم کی توسیع	〃	۵۰،۰۰،۰۰۰/-	۲،۰۰،۰۰۰/-	۴	۲۳،۰۰،۰۰۰/-	-	۲۳،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۴۸	〃 〃 〃	〃	۱۶،۴۰،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۶۱	۶،۴۰،۰۰۰/-	-	۶،۴۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۴۹	〃 〃 〃 فیز III سبی	〃	۸۱،۵۴،۰۰۰/-	۵۰،۰۰،۰۰۰/-	۶۱	۳۱،۵۴،۰۰۰/-	-	۳۱،۵۴،۰۰۰/-	-	-	-
۲۵۰	دیبال کلاں پیٹرول پمپ	〃	۳۱،۵۰،۰۰۰/-	۱۵،۰۰،۰۰۰/-	۴۸	۱۶،۵۰،۰۰۰/-	-	۱۶،۵۰،۰۰۰/-	-	-	-

	ضلع کچھی										
	زیر تکمیل سکیمات / نئی سکیمات										
۲۵۰	واٹر سپلائی سکیم گنداوہ	منظور شدہ	۲۰،۰۰،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۵۰	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۵۱	" " لہڑی کی توسیع	"	۱۶،۰۰،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۶۳	۶،۰۰،۰۰۰/-	-	۶،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۵۲	سنی بھاگ برائے پائپ لائن	"	۲۶،۱۳،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۳۸	۸،۰۰،۰۰۰/-	-	۸،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۵۳	واٹر سپلائی سکیم لانڈھی شریف	"	۳۴،۶۰،۰۰۰/-	۶،۰۰،۰۰۰/-	۱۸	۱۸،۲۰،۰۰۰/-	-	۱۸،۲۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۵۵	" " ڈھاڈر	"	۱۳،۷۵،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۷۳	۳،۷۵،۰۰۰/-	-	۳،۷۵،۰۰۰/-	-	-	-
	ضلع جعفر آباد										
	زیر تکمیل سکیمات / نئی سکیمات										
۲۵۶	واٹر سپلائی اوستہ محمد	"	۲۸،۰۰،۰۰۰/-	۱۵،۰۰،۰۰۰/-	۵۴	۱۳،۰۰،۰۰۰/-	-	۱۳،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۵۷	" " گوٹھ جمعہ خان	"	۱۷،۵۰،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۵۷	۷،۵۰،۰۰۰/-	-	۷۵،۰۰۰/-	-	-	-
۲۵۸	" " پنور سنہڑی	"	۱۴،۸۶،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۶۷	۴،۸۶،۰۰۰/-	-	۴،۸۶،۰۰۰/-	-	-	-
۲۵۹	" " رستم خان	"	۲۱،۵۰،۰۰۰/-	۱۰،۰۰،۰۰۰/-	۴۷	۱۱،۵۰،۰۰۰/-	-	۱۱،۵۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۶۰	" " حاجی محمد رحیم	"	۲۰،۰۰،۰۰۰/-	۶،۰۰،۰۰۰/-	۳۰	۱۴،۰۰،۰۰۰/-	-	۱۴،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۶۱	" " ڈیرہ اللہ یار	"	۳۲،۰۰،۰۰۰/-	۲۵،۰۰،۰۰۰/-	۷۸	۷،۰۰،۰۰۰/-	-	۷،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-

۱۳

	ضلع ژوب زیر تکمیل سکیمات / نئی سکیمات										
۲۶۲	واٹر سپلائی سکیم پچیپی ژوب	منظور شدہ	۱۸،۴۰،۰۰۰/-	۵،۰۰،۰۰۰/-	۲۷	۱۵،۴۰،۰۰۰/-	-	۱۲،۴۰،۰۰۰/-	-	-	-
۲۶۳	〃 〃 ڈیرہ مراد جمالی کی آبپاشی	〃	۳۷،۱۰،۰۰۰/-	۱۵،۰۰،۰۰۰/-	۴۰	۱۵،۰۰،۰۰۰/-	-	۱۵،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-
	ڈیرہ بگٹی ایجنسی زیر تکمیل سکیمات / نئی سکیمات										
۲۶۴	واٹر سپلائی اسکیم زرغان پیر کے گڈ ڈیرہ بگٹی	〃	۵	۵،۰۰،۰۰۰/-	۵	۵،۰۰،۰۰۰/-	-	۱،۰۰،۰۰۰/-	-	-	-

ایم پی اے منصوبہ جات

	سکیم کا نام	تجزیہ	تخمینہ	۳۰ جون ۱۹۸۸ء تک خرچہ		فنڈز کی دستیابی ۱۹۸۸-۸۹		جون ۱۹۸۹ء تک کا خرچہ
	ڈسٹرکٹ کونسل							
۱	آبنوشی سکیم چشمہ اچوزئی	منظور شدہ	۲.۱۳۹ ملین	۰.۵۰۰	ملین		۱.۶۳۹ ملین	۱.۶۳۹ ملین
۲	〃 کلا سبیل	〃	۰.۶۹۵	۰.۵۰۰			۰.۶۶۵	۰.۴۶۵

نمبر شمار	سکیم کا نام	تجزیہ تخمینہ		ماہ جون ۱۹۸۸ء تک خرچہ	فنڈز کی دستیابی ۸۹-۱۹۸۸	جون ۱۹۸۹ء تک کا خرچہ
۳	آبنوشی اسکیم کلی شہنواز	منظور شدہ	۱.۹۰۰ ملین	۵.۵۰۰ ملین	۱.۴۵۵	۱.۴۵۵
۴	" " کلی غلام جان	"	۱.۴۴۰	۰.۵۵۵	۰.۹۳۰	۰.۵۶۰
۵	" " کلی چیو جدید	"	۱.۹۴۰ ۱.۲۸۳	۰.۵۰۰	۱.۴۴۰	۰.۴۴۰
۶	" " کلی قبرانی II	"	۱.۲۸۳	۰.۵۰۰	۰.۷۸۳	۰.۴۰۰
۷	" " کلی خیزی شاہنواز	"	۱.۶۹۲	۰.۵۰۰	۱.۹۲۰	۱.۲۰۰
۸	" " کلی محمد حسین چلاک	"	۱.۸۴۰	۰.۵۰۰	۰.۳۴۰	۰.۵۷۵
۹	" " ارباب غلام علی روڈ	"	۰.۸۰۰ ۱.۲۶۰	۰.۸۰۵	۰.۵۶۰	۰.۵۶۰
۱۰	" " ایرانفان روڈ کوئٹہ	"	۹۰۰	—		—
	ضلع پشین					
۱۱	" زوار کاریز	"	۲۹۵	۱.۱۳۰	۰.۱۶۵	۰.۱۶۵
۱۲	" شرن زمستان	"	۱.۲۳۰	۱.۸۳۰	۰.۴۰۰	۰.۴۰۰
۱۳	" مارو	"	۱.۱۹۵	۰.۵۰۰	۵۲۵	۰.۵۲۵
۱۴	" ڈب خانزئی	"	۱.۳۹۰	۱.۱۱۰	۰.۴۱۰ —	۰.۴۱۰
۱۵	" کلی سرخانزئی	"	۹۳۶	۰.۲۵۳۰	—	۰.۵۰۰

نمبر شمار	سکیم کا نام	تجزیہ	تخمینہ	ماہ جون ۱۹۸۸ء تک خرچہ	فنڈز کی دستیابی ۸۹-۱۹۸۸	جون ۱۹۸۹ تک کا خرچہ
۱۶	آب نوشی کلی غامات	"	۱.۴۹۵	۰۰۲۵۰	۰۰۲۵۰	۰۰۲۵۰
۱۷	" " حاجی فدا محمد	"	۰۰۹۶۵	۰۰۲۵۰	۰۰۲۵۰	۰۰۲۵۰
۱۸	" " کلی محمد قاسم	"	۰۰۸۳۰	۰۰۲۰۰	—	۰۰۲۵۰
	ضلع لورالائی			-		
۱۹	" " کلی تند سلام	"	۰۰۹۴۰	۰۰۱۰۰	۰۰۸۴۰	۰۰۸۴۰
۲۰	" " کلی محمد شفیق	"	۰۰۹۴۰	۰۰۲۱۰	۰۰۲۳۱	۰۰۲۳۱
۲۱	" " معروف زئی	"	۲.۷۹۰	۰۰۵۰۰	۲.۲۹۰	۲۰۲۹۰
۲۲	" " جہانگیر شہر	"	۱.۸۶۰	۰۰۸۰۰	۱۰۰۶۰	۱۰۰۶۰
۲۳	" " بادل زئی	"	۰۰۹۸۵	۰۰۶۰۰	۰۰۳۸۵	۰۰۳۸۵
۲۴	" " توئی سرمولی خیل	"	۰۰۷۴۳	۰۰۶۰۰	۰۰۱۴۳	—
۲۵	" " حاجی باز محمد	"	۱.۰۰۰	۰۰۷۰۰	۰۰۳۰۰	۰۰۳۰۰
۲۶	" " مولی خلیل پور	"	۰۰۶۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۴۰۰	—
۲۷	" " مغدوزئی	"	۱.۵۹۸	۰۰۲۰۰	۰۰۱۰۰	۱۰۳۰۰

نمبر شمار	اسکیم کا نام	تجزیہ	تخمینہ	ماہ جون ۱۹۸۸ تک کا خرچہ	فنڈز کی دستیابی ۱۹۸۸-۸۹	جون ۱۹۸۹ تک کا خرچہ
	ضلع ژوب					
۲۸	آبنوشی اسکیم چشمہ	〃	۰۰۴۵۰	۰۰۳۵۰	۰۰۱۰۰	۰۰۱۰۰
۲۹	〃 〃 کلی شیرک	〃	۰۰۳۰۰	۰۰۲۲۵	۰۰۰۷۵	۰۰۷۵
۳۰	〃 〃 سرا کچھ	〃	۰۰۲۵۳	۰۰۰۴۷	۰۰۲۰۶	۰۰۲۰۶
۳۱	〃 〃 شغالو	〃	۰۰۳۵۰	۰۰۰۹۱	۰۰۲۵۹	۰۰۲۶۰
۳۲	〃 〃 سپیون	〃	۰۰۳۵۰	۰۰۲۷۷	۰۰۰۷۲	۰۰۷۲
۳۳	〃 〃 نارائی زیبا	〃	۰۰۲۲۵	۰۰۰۵۴	۰۰۲۷۰	۰۰۳۷۰
۳۴	〃 〃 سوھنی شیخان	〃	۱۰۷۴۰	۱۰۴۳۵	۰۰۳۰۵	۰۰۳۰۵
	ضلع چاغی					
۳۵	〃 نیو عوامی کالونی دالبندین	〃	۱٫۷۴۰	۱۰۴۳۵	۰۰۳۰۵	۰۰۳۰۵
	ضلع خضدار					
۳۶	〃 لنجار	〃	۱۰۹۰۰	۰۰۷۷۵	۱۰۱۲۵	۱۰۱۲۵
۳۷	〃 جلبی	〃	۱۱۶۲۵	۱۰۴۱۶	۰۰۲۳۱	۱۰۲۳۱
۳۸	گوشتنک	〃	۱۰۲۰۰	۰۰۶۵۰	۰۰۵۵۰	۱۰۵۵۰
۳۹	پیران دار	〃	۱۰۴۰۰	۱۰۲۵۰	۱۰۱۵۰	۱۰۱۵۰

نمبر شمار	اسکیم کا نام	تجزیہ	تخمینہ	ماہ جون ۱۹۸۸ء تک خرچہ	فنڈز کی دستیابی ۸۹-۱۹۸۸ء	جون ۱۹۸۹ء تک کا خرچہ
۴۰	آب نوشی اسکیم شمارا	منظور شدہ	۱۰۹۸۴	۱۰۶۰۰	۰۰۳۰۰	۰۰۳۰۰
۴۱	// // زہری	//	۱۰۶۰۰	۱۰۲۵۰	۰۰۲۵۰	۰۰۲۵۰
۴۲	// // دُرنالی	//	۰۰۶۵۰	۰۰۲۹۰	۰۰۳۶۰	۰۰۳۶۰
۴۳	// // شُرونا	//	۲۰۰۰۰	۱۰۲۱۰	۰۰۷۹۰	۰۰۷۹۰
۴۴	// // باگاری اور گیسو	//	۱۰۰۰۰	۰۰۵۷۵	۰۰۵۸۵	۰۰۵۸۵
۴۵	// // کلی عبداللہ وڈہ توسیع	//	۰۰۲۲۰	۰۰۱۹۰	۰۰۰۳۰	۰۰۰۳۰
۴۶	// // توسیع شاندی فیس II	//	۰۰۵۸۷	۰۰۴۹۸	۰۰۲۱۳	۰۰۲۱۳
۴۷	// // زرینہ وہیر	//	۱۰۰۰۰	۰۰۲۵۰	۰۰۷۵۰	۰۰۷۵۰
۴۸	// // بیدی تالموس اوریکا	//	۰۰۴۳۵	۰۰۰۷۵	—	۰۰۰۷۵
۴۹	// // بیگاری ضیلاغ	//	۲۰۱۳۰	—	۱۰۰۰۰	—
۵۰	// // پالیاس	//	۱۰۰۰۰	۰۰۲۵۰	۰۰۷۵۰	۰۰۷۵۰
	ضلع قلات					
۵۱	// // کابو	//	۰۰۹۳۵	۰۰۴۰۰	۰۰۵۳۵	۰۰۵۳۵
۵۲	// // سیکوڑی	//	۰۰۸۰۰	۰۰۸۰۰	۰۰۵۶۴	۰۰۵۶۴
۵۳	// // مشرق حلقہ سلینجی	//	۱۰۲۵۸	۰۰۶۷۰	۰۰۸۵۸	۰۰۸۵۸

	اسکیم کا نام	تجزیہ	تخمینہ	ماہ جون ۱۹۸۸ء تک خرچہ	فنڈز کی دستیابی ۱۹۸۸-۸۹	جون ۱۹۸۹ تک کا خرچہ
۵۴	آب نوشی اسکیم لیکوریان	منظور شدہ	۱۰۶۸۸	۱۰۰۰۰	۰۰۶۸۸	۰۰۶۸۸
	ضلع خاران	″				
۵۵	″ ″ تمپ جاگلیاں	″	۰۰۸۶۶	۰۰۶۰۰	۰۰۲۶۶	۰۰۲۶۶
۵۶	″ ″ صاحبی	″	۰۰۸۲۲	۰۰۷۰۰	۰۰۱۲۲	۰۰۱۲۲
۵۷	″ ″ بہاور زئی	″	۰۰۸۷۰	۰۰۷۵۰	۰۰۱۲۰	۰۰۱۲۰
۵۸	″ ″ طوطازئی	″	۰۰۸۰۰	۰۰۷۵۰	۰۰۱۲۰	۰۰۱۲۰
۵۹	″ ″ طماس خان بڈو	″	۰۰۸۲۴	۰۰۸۰۰	۰۰۰۲۴	۰۰۰۲۴
	ضلع لسبیلا					
۶۰	″ ″ حاجی صدیق جمالی	″	۱۰۴۰۰	۰۰۵۰۰	۰۰۹۰۰	۰۰۹۰۰
۶۱	″ ″ دیتیح	″	۰۰۳۳۲	۰۰۲۰۰	۰۰۱۳۲	۰۰۱۳۲
	ضلع تربت					
۶۲	توسیع خیرمان تاکلکفار	″	۱۰۰۷۵	۰۰۹۰۰	۰۰۱۷۵	۰۰۱۷۵
۶۳	گواکوزئی	″	[illegible]۵۷۵	۰۰۷۰۰	۱۰۸۷۵	۱۰۸۷۵
۶۴	دشت کمبیل	″	۲۰۵۰۰	۱۶۰۰	۱۰۴۰۰	۱۰۴۰۰
۶۵	گلاگئی	″	۱۰۰۰۰	۰۰۶۰۰	۰۰۴۰۰	۰۰۴۰۰

نمبر شمار	سکیم نام	تجزیہ	تخمینہ	ماہ جون ۱۹۸۸ء تک کا خرچہ	فنڈز کی دستیابی ۱۹۸۸-۸۹	جون ۱۹۸۹ء تک کا خرچہ
۶۶	شاہ زنگی چھاٹ	منظور شدہ	۲۰۲۲۳	۱۰۲۰۰	۲۰۰۲۳	۲۰۰۲۲
۶۷	بالنگور	〃	۱۰۷۰۰	۰۰۲۰۰	۱۰۵۰۰	۱۰۵۰۰
۶۸	جان محمد بازار	〃	۲۰۵۰۶	۰۰۱۰۰	۱۰۹۰۰	۱۰۹۰۰
۶۹	ونگ اور بیان	〃	۱۰۷۹۰	۱۰۵۵۰	۰۰۲۴۰	۰۰۲۴۰
۷۰	پیروم	〃	۱۰۶۲۵	۰۰۲۵۰	—	—
۷۱	ڈرا چکو	〃	۱۰۳۵۰	۱۰۱۰۰	۰۰۲۵۰	۰۰۲۵۰
	ضلع گوادر	〃				
۷۲	موجو	〃	۱۰۱۰۰	۰۰۶۰۰	۰۰۵۰۰	۰۰۵۰
۷۳	کلاتو	〃	۲۰۳۰۰	۱۰۲۰۰	۱۰۱۰۰	۱۰۱۰۰
	ضلع پنجگور					
۷۴	قصر شیر جان بازار	〃	۱۰۳۶۶	۱۰۰۰۰	۰۰۲۶۶	۰۰۳۶۶
	ضلع جعفرآباد					
۷۵	گوٹھ گیا خان	〃	۳۰۸۷۰	۱۰۳۰۰	۲۰۹۷۰	۲۰۶۵۴

محمد ہاشم شاہوانی :۔

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر ! جن علاقوں کی فہرست دی گئی ہے لیکن جو علاقے ہم نے دیئے تھے وہ اس لسٹ میں شامل نہیں ہیں۔ یہ وہ علاقے ہیں جو تحصیل کونسل یونین کمیٹی یا کارپوریشن کی حدود میں ہیں۔ باقی دور دراز کے علاقوں کے لیے کچھ نہیں بتایا گیا۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے اس سلسلے میں کوئی پروگرام ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ :۔

تمام علاقوں کی تفصیل میرے پاس موجود ہے جس کے لیے آپ علیحدہ سوال کر سکتے ہیں۔ میں بتا دوں گا۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :۔

(ضمنی سوال) جناب والا ! کیا وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ اس ایوان میں لیڈر آف دی ہاؤس نے برملا کہا تھا کہ جاری اسکیموں کو مکمل کیا جائے گا۔ مگر ایسی اسکیمیں ہیں جو دور دراز علاقوں میں ہیں جس کے لیے فنڈز بھی رکھے گئے تھے اور اب ان کے فنڈز روک دیئے گئے تھے میں میر جمعہ خان کھوسہ کی اسکیم کا ذکر کر رہا ہوں

اس کے فنڈز روک دیئے گئے۔ کیونکہ وہ میرے سپورٹر تھے ۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ :۔

میر ظفر اللہ خان جمالی کے سوال کے جواب میں یہ کہوں گا کہ بلوچستان میں ترقیاتی کام پہلے مرحلے میں ہیں کسی اسکیم کے لیے ٹینڈر ہو رہے ہیں تو کسی کے لیے پیسے ریلیز ہو رہے ہیں ۔ بلوچستان کے وسائل اتنے زیادہ نہیں ہیں کہ تمام کام ایک ساتھ شروع کئے جائیں۔ اس کی باری آئے گی جواب تو واضح ہے ۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :۔

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر! اس کے لیے ٹینڈر کی ضرورت نہیں ٹھیکدار کی ضرورت ہے ۔ ٹھیکدار کا مسئلہ ہے یہ تو جاری اسکیم ہے شاید وزیر موصوف انگریزی کا لفظ آن گوئنگ نہیں سمجھ سکے اس کا مطلب جاری ہوتا ہے ۔ جیسا کہ کل یا اگلے دن وزیر قانون صاحب نے اسمبلی میں فرمایا کہ موجودہ حکومت کے دوران اسکیموں پر عملدرآمد کی رفتار تیس فیصد ہے لیکن کیا نصیر آباد میں اس تیس فیصد میں ایک واٹر اسکیم کا حصہ بھی نہیں ؟ یہ کہاں کا انصاف ہے ؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ :-

آن گوئنگ کا مطلب مجھے سمجھ میں آیا تھا اس کا مطلب جاری اسکیمیں ہے میں نے کہا تھا کہ ہر اسکیم پر ترجیحی بنیادوں پر کام ہو رہا ہے۔ باری آنے پر ہر ایک پر کام ہو جائے گا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اسکیموں پہ ترجیحی بنیادوں پر کام ہو رہا ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :-

جناب اسپیکر۔ ہمیں پتہ نہیں ہمیں بتایا جائے کونسی اسکیم پر ترجیحی بنیاد پر کام ہو رہا ہے آیا جاری اسکیمیں ہیں یا دوسری ہیں ہمیں فلور آف دی ہاؤس پر تسلی دیجئے جناب والا! ہمیں پتہ ہے یہاں گھپلے بازی چل رہی ہے لہذا ہماری تسلی کرائی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ :-

آپکو بخوبی معلوم ہے ایسا تو نہیں کہ ہم نے اسمبلی میں ایک دن کہا تھا اور دوسرے دن کام شروع ہو جائے گا۔ ہر سال میں یہ اسکیمیں مکمل ہو جائیں گی انشاءاللہ آن گوئنگ اسکیموں پر ترجیحی بنیادوں پر کام ہو رہا ہے۔ ایسا نہیں کہ یہ آپ کی یا میری ذاتی ترجیحی نہیں ہے۔ بلکہ ہر کام کی زیادہ یا کم نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے عملدرآمد کیا جاتا ہے۔

اسی سال میں انشاء اللہ مکمل ہو جائے گا۔

مسٹر صابر علی بلوچ :-

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر، اس جواب میں کتنا تضاد یا کنٹراڈکشن contradiction ہے ایک جگہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ درست ہے کہ گذشتہ بجٹ اجلاس کے دوران حکومت نے صوبہ کے دور دراز علاقوں میں ترجیحی بنیاد پر آبنوشی کی سہولیات فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن پھر فرماتے ہیں کہ یہ درست نہیں کہ حکومت نے دور دراز علاقوں کو ابتک آبنوشی کی سہولیات پر ضروری اقدام کئے ہیں۔ اور مالی سال ۱۹۸۸ء - ۸۹ میں مجموعی پر ۱۶۹ اسکیموں پر کام جاری رہا ہے۔ جناب والا! / یہ دونوں جواب متضاد ہیں اسکی وضاحت فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :-

جناب مولانا صاحب نے اس سوال کے جواب کو مکمل کر دیا ہے۔ اب اگلا سوال۔ ۔

۱۴۷۔ میر دوست محمد محمد حسنی

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رقبہ کے لحاظ سے بلوچستان کے وسیع ترین ضلع خاران میں اب تک پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کا ایکسین (XEN) موجود نہیں ہے؟ اور ایکسین کا دفتر مستونگ میں ہونے کی بناء پر خاران کے عوام کو مستونگ آنے جانے میں سخت دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت خاران میں کب تک ایکسین تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:۔ (الف) یہ درست ہے۔

(ب) حکومت اس معاملہ پر وسائل کی موجودگی اور ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب وقت پر غور کرے گی۔

پبلک ہیلتھ ڈویژن مستونگ میں صرف خاران ہی کا علاقہ شامل نہیں ہے بلکہ ضلع قلات بشمول مستونگ سب ڈویژن بھی شامل ہے۔ اس وقت ہر دو علاقوں میں آبنوشی اسکیمیں تقریباً برابر ہیں اور مستونگ کے مرکزی محل وقوع کی بناء پر ہر دو علاقہ کی دیکھ بھال برابر ہو رہی ہے۔ ضلع خاران میں ۱۲ (بارہ) سکیمیں ہیں اور ضلع قلات میں ۱۷ (سترہ) اسکیمیں ہیں۔ اس سے مندرجہ بالا حقائق کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

مسٹر صابر علی بلوچ:۔

جناب اسپیکر! کیا یہ سب ایسا چل رہا ہے؟

میر جان محمد خان جمالی:۔

جناب اسپیکر! یہ کیسے چل رہا ہے؟ معزز ممبر کیا کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور:۔

جناب اسپیکر صاحب! صابر صاحب کی سمجھ میں ابھی تک نہیں آیا کہ یہ کیا چل رہا ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی:۔

(پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ ایوان میں سوال پڑھا نہیں جاتا بلکہ سوال کا نمبر پکارا جاتا ہے اور وزیر متعلقہ جواب پڑھتے ہیں۔ جبکہ وزیر موصوف نے سوال پڑھنے کے لیے کہا تھا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:۔

بہر حال وزیر متعلقہ نے جواب پڑھ دیا ہے اور تمام اراکین کی میزوں پر جواب پڑا ہوا ہے۔ اگر کوئی ممبر ضمنی سوال کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

سوالات ختم ہوئے۔ اب میں مسٹر محمد صادق عمرانی صاحب ایم پی اے کی گرفتاری کی بابت ایک مراسلہ ایوان کے سامنے پڑھ کر سنانا ہے۔

مقام ڈیرہ اللہ یار مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء۔ بخدمت جناب اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی۔

جناب عالی! گذارش ہے کہ میں آپ کو یہ اطلاع دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اسسٹنٹ کمشنر سب ڈویژنل مجسٹریٹ اوستہ محمد نے سی آر پی سی کی دفعہ ۷۵، ۷۶ اور ۸۴-۸۳ کے تحت جو اختیارات انہیں حاصل ہیں کو بروئے کار لاتے ہوئے مسٹر محمد صادق عمرانی رکن صوبائی اسمبلی بلوچستان کے ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کئے اور ہدایت کی کہ انہیں ان کے خلاف درج مقدمات سال ۱۹۷۸ء اور ۱۹۸۱ء بالترتیب زیر دفعہ ۱۶ مینٹیننس آف پبلک آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۰ء/۱۳ ای اور آرمز آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۵ء

کے ضمن میں گرفتار کیا جائے۔

مسٹر محمد صادق عمرانی رکن صوبائی اسمبلی کو ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء بعد از دوپہر کوئٹہ سے باقاعدہ گرفتار کیا گیا اور انہیں ڈیرہ مراد جمالی کی حوالات میں رکھا گیا ہے۔

اسسٹنٹ کمشنر ایس ڈی ایم کی طرف سے جاری ہونے والے بلاضمانت وارنٹ گرفتاری کی نقول آپ کی اطلاع کے لیے منسلک ہیں۔

دستخط

ڈپٹی کمشنر / ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جعفر آباد بمقام ڈیرہ اللہ یار

مسٹر صابر علی بلوچ :-

مسٹر اسپیکر سر! میرا پوائنٹ آف ایکسپلنشن یہ ہے کہ صادق عمرانی کی گرفتاری کے سلسلے میں ڈی سی نے آپ کو جو لیٹر لکھا ہے میں سمجھتا ہوں اس سے پہلے حکومت بلوچستان نے ان کو قتل کے مقدمہ میں گرفتار کیا تھا۔ لیکن اس کی ضمانت ہو گئی تھی . . . .

وزیر قانون و پارلیمانی امور:۔

(پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ معزز رکن کس مقصد کے لیے کھڑے ہوئے ہیں ان کا مقصد کیا ہے۔ ایک چیز آپنے پڑھی ہاؤس کے سامنے لائے۔ کیا یہ اسی پر پوائنٹ آف ایکسپلنسن پیش کر رہے ہیں۔ جناب والا! یہ قاعدہ کے خلاف ہے۔

میر صابر علی بلوچ:۔

جناب والا! یہ اسمبلی کے قاعدہ کے خلاف نہیں ہے۔ کم از کم ایک شخص۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:۔

آپ ہماری بات سنیں: قانون کے مطابق آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ اور نہ تقریر ہوسکتی ہے لہذا میں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ بیٹھ جائیں بات ختم ہوگئی ۔

نواب اسلم رئیسانی :۔

جناب اسپیکر! آپ معزز رکن کو بولنے دیں۔ یہ ایوان کے ایک معزز رکن کے متعلق مسئلہ ہے میرے خیال میں ان کو ذاتی رنجش کی بناء پر گرفتار کیا گیا ہے۔ پہلے کیسز میں ان کی ضمانت ہوچکی ہے لہذا ہم حزب اختلاف والے آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ ان کو بولنے دیں۔

مسٹر صابر علی بلوچ :۔

جناب اسپیکر۔ یہ ہمارا استحقاق ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

قاعدہ ۶۶-۶۸ کے تحت ہمیں اطلاع کی جاتی ہے آپ اس پر بحث نہیں کرسکتے۔

مسٹر صابر علی بلوچ :۔

جناب والا! ہمیں آپ کی رولنگ چاہیئے۔ اسکول کے ایم پی اے

کے تحت گرفتار کیا گیا۔ کسی بھی ممبر کو اجلاس سے پندرہ دن پہلے اور پندرہ دن بعد گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ جناب والا! اس معزز ہاؤس کا آپ کا ہم سب کا وقار مجروح ہوا ہے۔ استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جناب والا! آپ کی رولنگ کی ضرورت ہے۔

جنابِ ڈپٹی اسپیکر :۔

آپ بیٹھ جائیں اس کے بارے میں آپ کو رولز کا حوالہ دیا ہے آپ بیٹھ جائیں ۔

مسٹر ظفر اللہ خان جمالی :۔

(پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ ڈی سی جعفرآباد نے قانون کے مطابق لکھ کر بھیجا ہے۔ اور آپ نے اسے قانون کے مطابق اسمبلی کو پڑھ کر سنایا ہے جس کے لیے ہم آپ کے مشکور ہیں۔ حالانکہ یہ صرف چار دن لیٹ ہے۔ اس کے ساتھ میں ایک بات آپ کے علم میں بھی لانا چاہتا ہوں کہ جس قانون کے تحت یعنی سولہ ایم پی او کے تحت اسے

گرفتار کیا گیا ہے اور اسی آرڈر کے تحت آپ نے پڑھ کر سنایا ہے کہ یہ ۱۹۷۸ء کا معاملہ ہے۔ یہاں جمہوری اسمبلی اور جمہوری تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سارے یہی کہتے ہیں کہ مارشل لاء کی باقیات سے ہماری جنگ ہے۔ مارشل لاء کی باقیات سے جنگ تو ضرور ہے مارشل لاء ۱۹۷۸ء کا قانون ہے اسے آپ نے ابھی تک گلے لگایا ہوا ہے؟ میں صرف یہ آپ کے گوش گذار کرنا چاہتا تھا۔

مسٹر صابر علی بلوچ :۔

جناب والا! میں اس پر آپ کی رولنگ چاہتا تھا۔ اس پر آپ کی رولنگ کی ضرورت ہے۔ جناب والا! میں اس بات پر اصرار کرتا ہوں کہ اس ہاؤس کا وقار مجروح ہوا ہے اور اسمبلی کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

وزیر قانون :۔

(پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! معزز کسی قاعدے کے مطابق تحریک

لے کر آئیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی رولنگ مل سکتی ہے۔ وہ اس پر آپ تحریک استحقاق لا سکتے ہیں۔

مسٹر صابر علی بلوچ :۔

جناب والا! سولہ ایم پی او کے تحت پندرہ دن پہلے اور پندرہ دن بعد۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

آپ ذرا بیٹھ جائیں اس بارے میں میں نے جیسے کہ پہلے کہا آپ اس سلسلہ میں عدالت سے رجوع کریں۔ اسے میں نے صرف اطلاع کے طور پر۔۔۔

مسٹر صابر علی بلوچ :۔

جناب والا! یہ مارشل لاء کے دنوں کا کیس ہے اور مارشل لاء کے لیے ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ جو اپنے آپ کو جمہوریت کا دعویدار سمجھتے ہیں ان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ مارشل لاء دور کی چیزوں پر عملدرآمد کرائیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-

اس سلسلہ میں جب قومی اسمبلی میں ۷۳ء کا آئین بحال ہوجائے گا۔ تو مارشل لاء کا قانون ختم ہوجائے گا۔

مسٹر ظفر اللہ جمالی :-

(پوائنٹ آف آڈر) جناب والا! پوائنٹ آف آڈر! جناب اسپیکر آپ نے ایک بہت اہم معاملے پر فرمایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی رولنگ تصور کی جائے۔ جب ۷۳ء کا آئین بحال ہوگا۔ جناب والا! کیا یہ اسمبلی اس کی مجاز ہے کہ آپ ۱۹۷۳ء کا آئین بحال کرنے کے بارے میں آپ رولنگ دے رہے ہیں۔ وہ تو آٹھویں ترمیم کے تحت ہے اس میں آٹھ ترمیم ہوچکی ہیں جناب والا! ٹھیک ہے میں آپ سے گذارش کروں گا کہ آپ اس کرسی پر موجود ہیں ہمیں آپ کا احترام ہے۔ لیکن خدا کے لیے ایسی رولنگ نہ دیا کریں کہ اس اسمبلی کے گلے پڑ جائے اور مہربانی فرماکر اس سے اجتناب کریں۔

مسٹر صابر علی بلوچ :- جناب اسپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں

کہ آپ نے ۱۹۷۳ء کی اصل آئین کی بات کی ہے۔ اور آپ ایک معزز پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ یقیناً آپ کی پارٹی کا موقف ہوگا۔

جناب اسپیکر:۔

آپ بیٹھ جائیں تقریر کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اس بارے میں آپ قومی اسمبلی میں ترمیم کر کے پھر اس . . . . . .

مسٹر صابر علی بلوچ:۔

جناب والا! آپ نے ۱۹۷۳ء کے اصل آئین کی بحالی کی بات کی ہے۔ اور آپ نے اس کی تائید کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:۔

آپ بیٹھ جائیں وقت ضائع نہ کریں اس بارے میں۔
اب رخصت کی درخواستیں سکریٹری اسمبلی پیش کریں۔

(رخصت کی درخواستیں)

محمد حسین شاہ جوائنٹ سکریٹری اسمبلی :۔

سردار طارق محمود کھیتران وزیر خوراک و ماہی گیری نے ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

مسٹر بشیر مسیح :۔

جناب والا ! میری ایک تحریک التواء ہے ۔

مسٹر ظفر اللہ خان جمالی :۔

(پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا ! وہ صاحب اسمبلی میں جسطرح

آرہے ہیں میں گذارش کروں گا کہ وہ اسمبلی کے آداب کے مطابق کسی سے بات نہیں کر سکتے ۔ اور فلور کو کراس بھی نہیں کر سکتے ہیں ۔ اور چٹ وغیرہ بھی نہیں دے سکتے ہیں ۔ وہ اسمبلی کا کونسا طور طریقہ استعمال کر رہے ہیں ؟ انہوں نے بات کرنا ہے تو باہر چلے جائیں ان لوگوں نے اسمبلی کے تقدس کا خانہ خراب کر دیا ہے ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

کسی کو ایوان کو کراس کرنے کی اجازت نہیں ہے ۔
مسٹر بشیر مسیح اپنی تحریک التوا پیش کریں ۔

مسٹر بشیر مسیح :۔

جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ معزز ایوان کی کارروائی روک کر صوبائی وزیر بلدیات مولانا نور محمد کے اس اخباری بیان (روزنامہ مشرق کوئٹہ اور روزنامہ جنگ کوئٹہ نقل اصل بیان و تراش لف ہذا ہے) بتاریخ ۹ اکتوبر ۱۹۸۹ء پر بحث کی جائے جس پر

انہوں نے عیسائی مشنری اداروں پر الزام لگایا ہے کہ وہ تعلیم علاج اور ثقافت کے نام پر اسلام سے لوگوں کی محبت ختم کر رہے ہیں۔

میں معزز ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ مسیحی تعلیمی اداروں میں غیر مسیحی یعنی مسلم بچوں کو اسلامی تعلیمات کے لیے الگ اساتذہ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ مسلم بچوں کو مسیحی تعلیم دی جاتی ہے۔ جبکہ اس کے برعکس گورنمنٹ کے تعلیمی اداروں میں مسیحی بچوں کیلئے ان کی مذہبی تعلیم دینے کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ نیز اسی طرح مسیحی ہسپتالوں میں مناسب فیس لے کر ان کا علاج کیا جاتا ہے اور اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ کسی بھی مریض کو شفا ملنے کے بعد اسے عیسائی مذہب میں شامل کر لیا گیا ہو۔ نیز جناب مولانا نور محمد نے عدم واقفیت کی بنا پر ایسا اخباری بیان دے کر نہ صرف پوری مسیحی برادری کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔ بلکہ اکثریتی اور اقلیتی فرقہ کے مابین ایک خلیج حائل کرنے کی کوشش کی ہے۔

میں معزز ایوان کی توجہ اس جانب بھی مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ میں موجود مخلوط حکومت کی ایک اتحادی جماعت بی۔این۔اے کا رکن ہوں اور ایسے بیانات سے میری مذہبی اور سیاسی ساکھ کو بھی نقصان پہنچانے کی کوشش

کی گئی ہے ۔ جہاں تک ہمارے مذہبی سرگرمیوں کا تعلق ہے تو اس کا دائرہ کار صرف مسیحوں میں تبلیغ کرنا ہے ۔ اور یوں بھی آئین پاکستان کے تحت مکمل مذہبی اور شہری آزادی حاصل ہے اور اس پر قدغن کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا ۔ اور بلوچستان کے مخصوص سیاسی حالات کے تحت ایسے بیانات دینے سے گریز کرنا چاہیئے کیونکہ بلوچستان میں اکثریت اور اقلیت شیروشکر کی طرح صدیوں سے رہ رہے ہیں اور یوں بھی دین اسلام کبھی بھی فرقہ کسی دل آزاری کی اجازت نہیں دیتا اور ان اداروں کی طویل خدمات کو ایسا غلط رنگ دینا کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

تحریک یہ ہے :۔

کہ معزز ایوان کی کارروائی روک کر صوبائی وزیر بلدیات مولانا نور محمد کے اس اخباری بیان (روزنامہ مشرق کوئٹہ اور روزنامہ جنگ کوئٹہ نقل اصل بیان وتراشں لف ہذا ہے) بتاریخ ۹ اکتوبر ۱۹۸۹ء پر بحث کی جائے ۔ جس پر انہوں نے عیسائی مشنری اداروں پر الزام لگایا ہے کہ وہ تعلیم علاج اور ثقافت کے

نام پر اسلام سے لوگوں کی محبت ختم کر رہے ہیں ۔

میں معزز ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ مسیحی تعلیمی اداروں میں غیر مسیحی یعنی مسلم بچوں کو اسلامی تعلیمات کے لیے الگ اساتذہ مقرر کئے گئے ہیں ۔ اور اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ مسلم بچوں کو مسیحی تعلیم دی جاتی ہے ۔ جبکہ اس کے برعکس گورنمنٹ کے تعلیمی اداروں میں مسیحی بچوں کے لیے ان کی مذہبی تعلیم دینے کا کوئی بندوبست نہیں ہے نیز اسی طرح مسیحی ہسپتالوں میں مناسب فیس لے کر ان کا علاج کیا جاتا ہے اور اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ کسی بھی مریض کو شفا ملنے کے بعد اسے عیسائی مذہب میں شامل کر لیا گیا ہو ۔ نیز جناب مولانا نور محمد نے عدم واقفیت کی بناء پر ایسا اخباری بیان دے کر نہ صرف پوری مسیحی برادری کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے ۔ بلکہ اکثریتی اور اقلیتی فرقہ کے مابین ایک خلیج حائل کرنے کی کوشش کی ہے ۔

میں معزز ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ میں موجودہ مخلوط حکومت کی ایک اتحادی جماعت بی ۔ این ۔ اے کا رکن ہوں اور ایسے بیانات سے میری مذہبی اور سیاسی ساکھ کو بھی نقصان پہنچانے

کی کوشش کی گئی ہے ۔ جہاں تک ہمارے مذہبی سرگرمیوں کا تعلق ہے تو اس کا دائرہ کار صرف مسجدوں میں تبلیغ کرنا ہے ۔ اور یوں بھی ہمیں آئین پاکستان کے تحت مکمل مذہبی اور شہری آزادی حاصل ہے اور اس پر قدغن کی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا ۔ اور بلوچستان کے مخصوص سیاسی حالات کے تحت ایسے بیانات دینے سے گریز کرنا چاہیئے کیونکہ بلوچستان میں اکثریت اور اقلیت شیر و شکر کی طرح صدیوں سے رہ رہے ہیں اور یوں بھی دین اسلام کسی بھی فرقہ کی دل آزاری کی اجازت نہیں دیتا اور ان اداروں کی طویل خدمات کو ایسا غلط رنگ دینا کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے ۔

سعید احمد ہاشمی ۔ وزیر قانون :۔

جناب والا ! اگر محرک اپنی تحریک التواء کے بارے میں کچھ شارٹ سٹیٹمنٹ دیں تو ان کو اجازت ہے ۔ بعد میں میں اس کی وضاحت کروں گا ۔

مسٹر بشیر مسیح :۔

جناب والا ! جیسا کہ آپ نے اس تحریک التواء میں دیکھا اور پڑھا اس میں مشنری

اسکولوں کے بارے میں لکھا ہوا ہے اور ان کے اداروں کے بارے میں لکھا ہوا ہے
سب سے پہلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں جو اخبار میں بیان دیا گیا ہے
کہ ان اداروں کی وجہ سے مسلمانوں کو اسلام سے دور کیا جا رہا ہے میں یہ عرض
کروں گا کہ قائداعظم نے کس اسکول میں تعلیم پائی کیا وہ مشن اسکول نہ تھا۔
مولانا محمد علی جوہر نے کس اسکول میں تعلیم پائی کیا وہ مشن اسکول نہ تھا اس وقت
وزیراعلیٰ ہیں کیا انہوں نے مشن اسکول میں تعلیم نہیں پائی ہے۔ کیا میر ظفر اللہ
خان جمالی نے یہاں کے گرائمر اسکول میں تعلیم نہیں پائی ہے تو کیا نواب محمد اسلم
رئیسانی صاحب نے مشن اسکولوں سے تعلیم حاصل نہیں کی ہے کیا آج یہ لوگ اسلام
کی محبت سے دور ہیں خدا کے فضل سے وہ سچے اور پکے مسلمان ہیں تو یہ کس طرح
اخبار میں دیا جاتا ہے اور ہم پر تہمت لگائی جاتی ہے کہ ہم اسلام کی محبت سے
بچوں کو یا لوگوں کو دور کر رہے ہیں اور اس وقت اسمبلی میں زیادہ تعداد ان لوگوں
کی ہے جنہوں نے مشنری اسکولوں میں تعلیم حاصل کی ہے انہیں بدنام کرنے کی کوشش
کی گئی ہے کہ ان اداروں میں بچوں کو اسلام کی محبت سے دور کیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:۔

بشیر مسیح صاحب اپنی تحریک کے بارے میں مختصر بات کریں۔

مسٹر بشیر مسیح :۔

ٹھیک ہے میں مختصر طور پر عرض کر رہا ہوں۔ ہم عرصہ سو سال سے یہاں خدمت کر رہے ہیں آج سے نہیں کر رہے ہیں اور ہمارے ہسپتال میں تبلیغ کا کوئی انتظام نہیں۔ جو مریض آتا ہے وہ ایمان پر قائم رہے اور تسلی سے ٹھیک ہو کر خوشی سے گھر جائے ہمارے پاس کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے جس سے ہم تبلیغ کریں۔ ایسا نہیں جس کو شفا ملے ٹھیک ہو جائے ہم اس کو اپنے مذہب میں لائیں ۔

جناب والا! اس کے علاوہ آپ روزانہ اخباروں میں پڑھتے ہیں اور ہم بھی پڑھتے ہیں کہ فلاں عیسائی نے اسلام قبول کیا ہے فلاں نے کیا ہے ہم نے کبھی اعتراض نہیں کیا۔ یہ چیز آپ اخباروں میں روز پڑھتے ہیں جس کا جی چاہے اس کی اپنی مرضی ہے جس مذہب پر وہ یقین لے آئے ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

بشیر مسیح صاحب ہم آپ کی تحریک التواء کو سمجھ گئے ہیں اب وزیر قانون صاحب اس کی وضاحت کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :-

جناب اسپیکر! میں اس تحریک التوا کی مخالفت کرتا ہوں۔ یہ عرض کروں گا کہ یہ معاملہ فوری نوعیت کا نہیں ہے اور نہ ہی حالیہ وقوع پذیر ہے اور ہمارے معزز رکن نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ تمام نکات اپنی تقریر میں لے آئے ہیں۔ جو بحث میں لانا چاہتے تھے وہ اس ایوان میں اور لوگوں کے سامنے لائے ہیں سب کو پتہ چل گیا ہے۔ اب میں ان سے امید کروں گا کہ اس پر وہ مزید زور نہیں دیں گے کیونکہ ایوان سے باہر بھی ان کے ساتھ بات ہو چکی ہے۔ اور ہماری گفت و شنید ہوئی ہے وہ مزید اس پر زور نہیں دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :-

کیا محرک اپنی اس تحریک التواء پر زور دینا چاہتا ہے۔

مسٹر شبیر مسیح :-

نہیں جناب والا! اس پر تھوڑی سے بحث کر لی جائے تاکہ آئندہ

ایسی باتیں نہ ہوں اور لوگوں کو پابند کیا جائے جو اس قسم کے بیان دیتے ہیں۔

رولنگ

جناب ڈپٹی اسپیکر :-

اس تحریک التواء کے بارے میں میری یہ رولنگ ہے۔

" یہ ایک نازک اور حساس معاملہ ہے جسکی پالیسی وفاقی حکومت مرتب کرتی ہے۔ محرک یہ معاملہ قومی اسمبلی کے کسی رکن کے ذریعے قومی اسمبلی میں اٹھائیں اسلئے کہ یہ صوبائی اسمبلی کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

لہذا میں اس تحریک التواء کو قاعدہ ۷۲ کے تحت مسترد کرتا ہوں۔"

مسٹر بشیر مسیح :۔

جناب والا! یہ قومی اسمبلی کی بات نہیں ہے۔ بیان یہاں اخباروں میں دیا گیا ہے ہمارے ایک وزیر نے دیا ہے صوبہ کی بات ہے قومی اسمبلی میں کیسے لے جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

آپ اسپیکر کی رولنگ کے بعد اس پر مزید بحث نہیں کریں گے۔

مسٹر بشیر مسیح :۔

اگر آپ بات نہیں کرنے دیتے ہیں اور بحث کی اجازت نہیں ہے تو ایوان سے میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(مسٹر بشیر مسیح احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

میر جان محمد خان جمالی :۔

جناب والا! وہ اقلیت کے ممبر ہیں آپ کو انہیں اجازت دینی چاہیئے تھی

وہ اقلیت میں ہیں ان کا بھی اتنا حق ہے جتنا ہم مسلمان بھائیوں کا ہے اگر آپ اس طرح سے اسمبلی کو چلانا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے میں بھی ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر میر جان محمد خان جمالی احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

میر ظفر اللہ خان جمالی :۔

جناب اسپیکر! پاکستان کے آئین کے مطابق جو اس وقت میرے پاس ہے جس کے تحت آپ نے اور ہم سب نے حلف اٹھایا ہے یہ پاکستان کا آئین ہر شہری کو چاہے وہ مسلمان ہو عیسائی ہو بدھ مت ہو چاہے سکھ ہو ہندو ہو یا کوئی بھی ہو اس کو برابری کے حقوق دیتا ہے۔ میں اس آئین کے مطابق عرض کر رہا ہوں کہ یہاں سب برابر ہیں۔

مولوی عصمت اللہ (وزیر خزانہ)

جب اسپیکر صاحب نے رولنگ دے دی ہے تو آپ کس نقطہ کے تحت بات کر رہے ہیں؟

میر ظفر اللہ خان جمالی :۔

جس نقطے کے تحت آپ بات کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

اسپیکر کی رولنگ کے بعد اس بات پر بحث نہیں کی جاسکتی ہے آپ بیٹھیں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں اگر آپ آئین کی اسمبلی میں خلاف ورزی کریں گے قانون کی خلاف ورزی کریں گے تو ہمارے لیے قابل قبول نہیں ہوگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

جمالی صاحب آپ جو بات کریں کسی رول کا حوالہ دے کر بات کریں جب ہم نے رولنگ دے دی ہے اس پر مزید بحث کی ضرورت نہیں ہے اور نہ رہے گی اسپیکر نے رولنگ دے دی ہے پھر اس بات کو نہیں چھیڑا جاسکتا ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :۔

جناب والا! آپ تو لکھے ہوئے کو پڑھتے ہیں ہم آپ کو پڑھ کر سمجھاتے ہیں پھر بھی نہیں مانتے ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

جمالی صاحب یہ میرا حکم ہے آپ بیٹھ جائیں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :۔

آپ کا حکم بسر وچشم ہم بیٹھ جاتے ہیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :۔

جناب والا! آپ رولنگ نہیں دے رہے ہیں بلکہ رول ہمارے سر پہ مار رہے ہیں اور ہم حزب اختلاف والے آپ کی اس رولنگ پر احتجاج کرتے ہیں آپ نے صرف ایک اقلیتی ممبر کو بات کرنے کی اجازت نہیں دی ۔ حالانکہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق کسی کو کم نہیں سمجھا جاتا ہے ۔ سب برابر ہیں ہم اس پر شدید

احتجاج کرتے ہیں آپ نے اس پر رولنگ نہیں دی بلکہ رُول اٹھا کر ہمارے سر پر دے مارا ہے وزیر قانون تو ہر تحریک کی مخالفت کرتے ہیں ہر قرارداد اور ہر چیز کی مخالفت کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:۔

یہ بات ہو گئی ہے میں نے رولنگ دے دی ہے۔

میر صابر علی بلوچ:۔

جناب والا! یہ میرا حق بنتا ہے آپ بات کرنے دیں سب کو بات کرنے دیں، ایوان میں ہمارا حق ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:۔

یہ میرا آرڈر ہے آپ بیٹھ جائیں میں نے حکم دیا ہے اگر آپ حکم کی خلاف ورزی کریں گے تو آپ کے خلاف قانونی کارروائی کیجائے گی اگر آپ خلاف ورزی اسپیکر صاحب کی رولنگ کی کریں گے تو ایوان سے نکل جائیں۔

میر صابر علی بلوچ :۔

میں آپ کی رولنگ کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہوں سر! بلکہ ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے آپ میری بات سنیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

اگر آپ خلاف ورزی کرتے ہیں تو میں ڈی ایس پی کو حکم دوں گا کہ آپ کو نکال دے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :۔

جناب اسپیکر! آپ اسپیکر شپ چلائیں۔ آپ تو اسمبلی کو ایڈمنسٹریٹر طور پر چلا رہے ہیں براہ مہربانی آپ منصف کی حیثیت اختیار کریں اور منصف کے طور اسمبلی کی کارروائی چلائیں۔ اگر آپ نے حکم ہی جاری کرنا ہے تو آپ حکم چلائیں اور ہم باہر بیٹھ جاتے ہیں اور آپ حکم چلاتے رہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

سردار ثناء اللہ زہری صاحب اپنی تحریک التواء ایوان میں پیش کریں۔

سردار ثناء اللہ زہری :-

جناب اسپیکر ! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ:-

آج میں ایک نہایت اور اہم مسئلہ پر اس ایوان کا توجہ دلانا چاہتا ہوں موجودہ حکومت جو کہ جمہوریت اور قومی حقوق کی دعویدار ہے ۔ حالیہ اجلاسوں میں ملیشیا اور دوسری نیم فوجی اداروں کی بلوچستان کے عوام کے ساتھ ظلم وستم کے خلاف قرارداد اور تحریک متفقہ طور منظور کی گئی ہیں مگر آج ہمارے بلوچستان کے وزراء صاحبان ملیشاء اور بی۔ آر۔ پی (B.R .P) کے ساتھ مسلح ہو کر زہری کے عوام کے خلاف لشکر کشی کرنے کی کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں جس کی مثال بروز ہفتہ ۱۴ اکتوبر کو دن کے گیارہ بجے وزیر صحت ڈاکٹر عبدالمالک اور اسپیکر محمد اکرم نے ملیشاء کے زور سے زبردستی زہری میں عوام کو خوف وہراس کیا گیا اور ۱۹۷۳ء کی یاد کو تازہ کیا گیا اس اہم مسئلہ پر اجلاس روک کر بحث کی جائے ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :-

تحریک التوا یہ ہے کہ :-

آج میں ایک نہایت اور اہم مسئلہ پر اس ایوان کا توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ موجودہ

حکومت جو کہ جمہوریت اور قومی حقوق کی دعویدار ہے۔ حالیہ اجلاسوں میں ملیشیا اور دوسری نیم فوجی اداروں کی بلوچستان کے عوام کے ساتھ ظلم و ستم کے خلاف قراردادیں اور تحریکیں متفقہ طور پر منظور کی گئی ہیں مگر آج ہمارے بلوچستان کے وزراء صاحبان ملیشیاء اور بی آر پی (B - R - P) کے ساتھ مسلح ہو کر زہری کے عوام کے خلاف لشکر کشی کرنے کی کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں جس کی مثال بروز ہفتہ ۴ اکتوبر کو دن کے گیارہ بجے وزیر صحت ڈاکٹر عبدالمالک اور اسپیکر محمد اکرم نے ملیشیاء کے زور سے زبردستی زہری میں عوام کو خوف و ہراس کیا گیا اور ۳، ۱۹ ار کی یاد کو تازہ کیا گیا اس اہم مسئلہ پر اجلاس روک کر بحث کی جائے۔

سردار ثناء اللہ زہری :-

جناب اسپیکر! میں اس پر کچھ بولنا چاہتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :-

جناب اسپیکر۔ میں اس پر آبجیکشن کرتا ہوں۔ معزز رکن کو اپنی تحریک پر بولنے کا پورا حق ہے۔ تاہم۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

سردار ثناء اللہ زہری

آپ کو آرام نہیں آتا۔

میر صابر علی بلوچ :۔

جناب اسپیکر۔ آپ میری بات سنیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

آپ بیٹھ جائیں۔

مسٹر صابر علی بلوچ :۔

جناب والا! اسمبلی کی پروسیڈنگ ہوتی ہیں کچھ طریقہ کار ہوتا ہے ان کو فوقیت دی جاتی ہے :۔

سردار ثناء اللہ زہری :۔

جناب اسپیکر۔ میں اس پر بولنا چاہتا ہوں۔

مسٹر صابر علی بلوچ :۔

ابھی پانچ منٹ پہلے اس ایوان میں ایک ایڈجرنمنٹ موشن پیش ہوئی تھی وزیر موصوف نے فرمایا تھا کہ متعلقہ رکن کچھ کہیں لیکن ہمیں ایوان میں کچھ پریسیڈنٹس یعنی روایات قائم کرنا ہیں آپ ہمیں بات کرنے دیں۔ ان کو وقت دیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :۔

جناب اسپیکر ! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں اگر وہ کچھ کہنا چاہیں ۔

سردار ثناءاللہ خان زہری :۔

جناب اسپیکر۔ جیساکہ آپکو معلوم ہے بلوچستان میں ایک نیم جاگیرداری اور نیم قبائلی نظام ہے۔ ہر قبیلہ اپنے رسم ورواج کے مطابق اپنے مسائل قبائلی جرگوں میں حل کرتے ہیں زہری کے موجودہ غیور اور بہادر عوام نے سب سے پہلے بلوچستان کے قومی حقوق کی آواز بلند کی۔ اور بے شمار قربانیاں دی ہیں جس کی واضح مثال نوروز خان شہید ہیں جنہوں نے اپنے جیالے ساتھیوں کے ساتھ ون یونٹ اور ایوبی دور کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کیا اور آمریت کے خلاف جدوجہد کی ......

جناب ڈپٹی اسپیکر:-

آپ اس تحریک کی منظوری کے سلسلے میں بات کریں منظور ہونے کے بعد بحث کی اجازت ہوگی ۔

سردار ثناء اللہ زہری:-

جناب والا! آپ ہمیں بولنے تو دیں میں کچھ بیک گراؤنڈ بیان کر رہا ہوں. جناب والا! ہمارے جیالوں نے جام شہادت نوش کیا اوران ہی شہیدوں کی بدولت آج بلوچستان کو صوبے کا درجہ ملا - ان شہیدوں میں سفر خان شہید لونگ خان شہید بھی شامل ہیں انہوں نے آمریت کے خلاف جدوجہد کی اور قربانیاں دیں ۔ مگر آج پھر ہمارے وزراء صاحبان جو جمہوریت اور قومی حقوق کے بلند و بانگ دعوے کر رہے ہیں اور ملیشیاء اور نیم فوجی اداروں کے خلاف باتیں بھی کرتے ہیں لیکن دوسری طرف آج وہ ملیشیا اور بی ۔ آر ۔ پی کے سپاہیوں کے ساتھ مل کر جس بے شرمی سے زہری کے عوام کے خلاف لشکر کشی کر رہے ہیں ۔ میں اس کی مذمت کرتا ہوں ۔ زہری کے غیور اور جیالے عوام نے ان وزراء کو پہلے ہی مسترد کر دیا تھا ۔ لیکن یہ صاحبان آج بزور طاقت زہری کے عوام کو اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں ۔ جناب والا! جمہوریت کے خلاف

سازش ہو رہی ہیں اور ہم زہری کے عوام کے خلاف اس سازش کو ناکام بنائیں گے اور اپنے شہداء کے نقش وقدم پر چلتے ہوئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

رول ۱۹۱ کے تحت آپ پڑھ کر تقریر نہیں کر سکتے ۔

سردار ثناء اللہ زہری :۔

اسطرح ۱۹۷۳ء کی یاد تازہ کی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

ثناء اللہ زہری صاحب آپ رول نمبر ۱۹۱ کے تحت لکھی ہوئی تقریر نہیں پڑھ سکتے ۔

سردار ثناء اللہ زہری :۔

جناب والا ! جب نواب اکبر خان بگٹی پڑھتا ہے تو اسکو آپ پڑھنے دیتے

ہیں۔ جب ہم پڑھتے ہیں تو آپ اعتراض کرتے ہیں۔

مولوی عصمت اللہ (وزیر خزانہ)

جناب والا! عرض یہ ہے کہ اگر آپ ان کو اجازت بھی دے دیتے تو وہی کچھ کہتے جو وہ کہہ رہے ہیں اور کیا کہتے؟ سوال یہ ہے کہ وہ دفعات اور حوالے سے پیش کریں جن کی رو سے وہ بحث کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:۔

زہری صاحب آپ ذرا رولز کا حوالہ دے کر بحث کریں کہ آپ کی تحریک کو کیسے منظور کیا جائے (قطع کلامیاں) زہری صاحب۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں میں کیا کہتا ہوں۔ آپ میری بات تو سنیں۔ (قطع کلامیاں)

سردار ثناء اللہ زہری:۔

زہری کے غیور عوام کے خلاف ان وزراء نے فوج کشی کی ہیں اس کی مذمت کرتا ہوں میں قبائلی شخص ہوں میری قبائلی حیثیت ہے ہم ان حرکتوں کا منہ توڑ جواب دیں گے۔

جنابِ ڈپٹی اسپیکر :-

آپ معزز ایوان کے خلاف ناشائستہ الفاظ استعمال نہ کریں (قطع کلامیاں)

سردار ثناء اللہ زہری :-

ہم کسی کے غلام نہیں۔ ہم کسی کے محتاج نہیں۔ ہم نہ فوج سے ڈرنے والے ہیں اور نہ ملیشیا سے ڈرنے والے ہیں ہم نے قربانیاں دی ہیں۔ ایوبی آمریت کے خلاف ہمارے آباؤ اجداد نے قربانیاں دی ہیں۔ پاکستان کی چھ لاکھ فوج ہمارا کچھ نہیں کر سکی تو (قطع کلامیاں) چھ سو ملیشیا کیا کرے گی۔ آپ کی اس قسم کی حرکتیں ناجائز ہیں ہم ہر اصول کا ساتھ دیں گے لیکن (قطع کلامیاں)

جنابِ ڈپٹی اسپیکر :-

میں وزیر موصوف کی بات سن کر آپ کو اجازت دوں گا۔

سردار ثناء اللہ زہری :-

لیکن فوج اور بی۔آر۔پی فوج اور ملیشیا کی جب بات آتی ہے تو آپ ہمارے

عوام کے خلاف فوج کشی کرتے ہیں یہ کہاں کا قانون ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:۔

زہری صاحب۔ آپ جذباتی ہوکر بات نہ کریں۔ ذرا دیر باہر جاکر مزاج ٹھنڈا کر لینے کے بعد پھر آجائیں۔

سردار ثناء اللہ زہری:۔

جناب والا! آپ اسپیکر تو نہیں ہیں۔ آپ تو مجسٹریٹ ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:۔

اراکین اسمبلی اسپیکر اور ایوان کے خلاف ایسے الفاظ استعمال کرنا زیادتی ہے۔ جناب والا! یہ کارروائی سے حذف کیا جائے۔ ساتھ ہی ساتھ میں اس تحریک التواء کی مخالفت کرتا ہوں۔

سردار ثناء اللہ زہری:۔

میں ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(معزز رکن ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور :۔

جناب والا! معزز رکن کی تمام کی تمام تحریک التوار مفروضہ پر مبنی ہے۔ انہوں نے خود کہا اور اس اسمبلی میں حکومت نے ملیشیا کو صوبائی حکومت کے احکامات کیلئے سامنے بات لائی گئی ہے اگر وہ واقعہ کی اور مزید وضاحتیں کرتے جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا تو ہمارے علم میں آتا کہ کیا ہوا اور کیسے ہوا کیونکہ ہمارے ذرائع نے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ کیونکہ ان کی تحریک مفروضہ پر مبنی ہے۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں اور گذارش کرتا ہوں کہ اسے بحث کے لیے منظور نہ کیا جائے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی :۔

جناب اسپیکر۔ اگر مجھے اجازت دی جائے تو میں کسی حد تک مکمل طور پر اس کی صحیح وضاحت کر دوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

ابھی تک یہ منظور نہیں ہوئی اب میری رولنگ سنیں۔ اس کے بعد پھر آپ۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :۔

جناب اسپیکر ۔ ذرا میری بات سنیں ۔ ہمیں پتہ ہے کہ آپ اسکو مسترد کردیں گے اسلئے ہمیں اجازت دیدیں کہ ہم اپنے جذبات کا اظہار کریں ۔ یہ مفروضہ پر مبنی نہیں ہے میں نے وزراء صاحبان سے اللہ کے نام پر اور رسولؐ کے نام پر کہا کہ زہری کے عوام آپ کو پسند نہیں کرتے لیکن وہ بضد تھے ۔ میں نے ڈاکٹر مالک ڈاکٹر عبدالحی اور اسپیکر صاحب سے رابطہ قائم کیا ان سے بات کی وہ نہیں مانے ۔ میں نے کہا آپ سیاسی آدمی ہیں اچھی طرح حالات جانتے ہیں ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

نواب صاحب ! اسمبلی میں جذباتی ہو کر بات نہیں کیا کرتے ۔ آپ ذرا تسلی سے بات کریں ۔ (قطع کلامیاں)

نواب محمد اسلم رئیسانی :۔

میں نے رات کو کمشنر سے خضدار ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا کہ صورت حال . . . . (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور :-

جناب اسپیکر ! آج ایسا لگتا ہے کہ ایوان کی اس جانب بیٹھے ہوئے حضرات نہ تو روایت کو سامنے رکھ رہے ہیں اور نہ اسپیکر کی حیثیت کا خیال رکھ رہے ہیں۔ . . . وہ سب کچھ بھول رہے ہیں ۔ (قطع کلامیاں)

نواب محمد اسلم رئیسانی :-

جناب والا! آپ ذرا اڈی سی خضدار سے رابطہ قائم کریں۔ تاکہ وہ آپ کو حقائق بتائے . . . . جناب والا! یہ معاملہ قطعاً مفروضہ پر مبنی نہیں ہے اور اہمیت کا حامل مسئلہ ہے ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :-

آپ اس مقدس ایوان کا خیال رکھیں اور قانون اپنے ہاتھ میں نہ لیں بجٹ کے منظوری کے لیے کچھ قواعد ہوتے ہیں قواعد وضوابط کے مطابق دلائل کے ساتھ بات کریں ۔ اور اسپیکر کو مطمئن کریں۔ آپ ذرا انتظار کریں میں فیصلہ دے رہا ہوں ۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی اسپیکر :-

محرک نے اپنی تحریک میں صرف خوف وہراس کی بات کی ہے ۔ نیز اس کی کوئی وضاحت بھی نہیں کی گئی کہ کس قسم کا واقعہ ہوا ہے نیز یہ مفروضہ پر مبنی ہے لہذا یہ تحریک التوار قاعدہ ۷۲ (ب) اور ۷۲ (ا) کے تحت خلاف ضابطہ ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :-

ہمیں معلوم تھا کہ یہ تحریک التوار خلاف ضابطہ ہوگی ۔ اسلئے ہم واک آؤٹ کرتے ہیں ۔

(نواب محمد اسلم رئیسانی اور پی این پی کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

میر ظفر اللہ خان جمالی :-

جناب اسپیکر ! اگر آپ کی یہی روش رہی کیونکہ اپنے قاعدہ ۷۲ (ز) کے تحت اس کو مسترد کر دیا لیکن میں رول نمبر ۷۰ (+) (ب) (۲) کے تحت کہوں گا کہ آپ کو اجازت دینا چاہیئے تھی ۔ جناب والا ! آپ پہلے دو ممبروں کو کہہ چکے ہیں کہ نکل جائیں یہاں سے نکل جائیں ۔ تھوڑا آپ کے ہاتھ میں ہے آپ

مارتے ہیں ۔ اگر یہی روش اور رفتار رہی تو اس اسمبلی سے اور اس کے طریق کار سے ہمارا کوئی سروکار نہیں ہوگا میرے خیال میں ہم بھی احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں پھر آپ جانے اور آپ کی اسمبلی جانے ۔۔ شکریہ ۔

(معزز رکن واک آؤٹ کر گئے)

مسٹر صابر علی بلوچ :۔

جناب اسپیکر! جب آپ رولنز کوٹ کرتے ہیں ۔ اور جس رولز کا آپ نے حوالہ دیا ہے ۔ تو مجھے اس رولز کا . . . . ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

اسپیکر کی رولنگ کے بعد پھر کوئی بات نہیں کی جا سکتی آپ بیٹھ جائیں ۔ اس کے بعد ہم کوئی بات نہیں سنیں گے ۔ آپ اس مقدس ایوان کا مذاق نہ اڑائیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :۔

(پوائنٹ آف آڈر) جناب اسپیکر! میں پوائنٹ آف ارڈر پر ہوں میں

حیران ہوں کہ آپ کی رولنگ پر نکتہ اعتراض اٹھایا گیا ہے۔ جناب اسپیکر جب آپ بول رہے ہوں تو معزز رکن کو نہیں بولنا چاہیے آپ کی رولنگ پر کوئی پوائنٹ آف آڈر نہیں نکلتا میں حیران ہوں کہ وہ دوست جو قواعد سے واقف ہیں وہ اس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں۔

مسٹر صابر علی بلوچ :-

جناب والا! میں اس رولنگ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپوزیشن کی زبان کو آپ بند کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نہیں چاہتے کہ ہم اسمبلی میں اپنی بات کہہ سکیں۔ اور اس بات پر میں بطور احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔ ہم سب واک آؤٹ کرتے ہیں۔ آپ اسمبلی کو چلائیں۔

(معزز رکن نے واک آؤٹ کیا)

جناب ڈپٹی اسپیکر :-

اسپیکر کی رولنگ کے بعد اگر آپ اس پر بات کرتے ہیں تو آپ اسمبلی سے فوراً باہر نکل جائیں۔ اسی وقت۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

چیئرمین مجلس قائمہ برائے صنعت، محنت، تعلیم صحت اور لوکل گورنمنٹ مجلس قائمہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

میر عبدالمجید بزنجو :۔ (وزیر مال)

جناب میں بحیثیت چیئرمین مجلس قائمہ برائے صنعت، محنت، تعلیم، صحت اور لوکل گورنمنٹ درج ذیل مسودات قانون کی بابت مجلس قائمہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

نمبر ۱۔ بلوچستان پبلک پراپرٹی (تجاوزات ہٹانے) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء (مسودہ قانون نمبر ۱۲ ۱۹۸۹ء)

نمبر ۲۔ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء (مسودہ قانون نمبر ۱۳ مصدرہ ۱۹۸۹ء)

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

رپورٹ ایوان میں پیش ہوئی۔ اب وزیر جنگلات بل کے بارے میں اپنی تحریک

پیش کریں ۔

وزیر جنگلات :۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ :۔

بلوچستان پہاڑی علاقہ کے اصلاحی آرڈیننس (منسوخی) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔

تحریک یہ ہے کہ :۔

بلوچستان پہاڑی علاقہ کے اصلاحی آرڈیننس (منسوخی) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :۔

(پوائنٹ آف آڈر) جناب اسپیکر ! آپ کی اسمبلی میں کورم پورا نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-

دس منٹ کے لیے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(بارہ بجکر ۱۵ منٹ پر اجلاس کی کارروائی دس منٹ کے لیے ملتوی کر دی گئی اور دوبارہ ایک بجکر بیس منٹ پر شروع ہوئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر :-

کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے اجلاس کی کارروائی مورخہ ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۸۹ صبح گیارہ بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(دوپہر ایک بجکر بائیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۹ کیلئے ملتوی ہو گیا ۔)